منشیات شرعی وطبّی نقطہ نظر سے

تحریر: شیخ مقبول احمد سلفی حفظہ اللہ

اسلامک دعوۃ سنٹر، مسرہ۔طائف

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
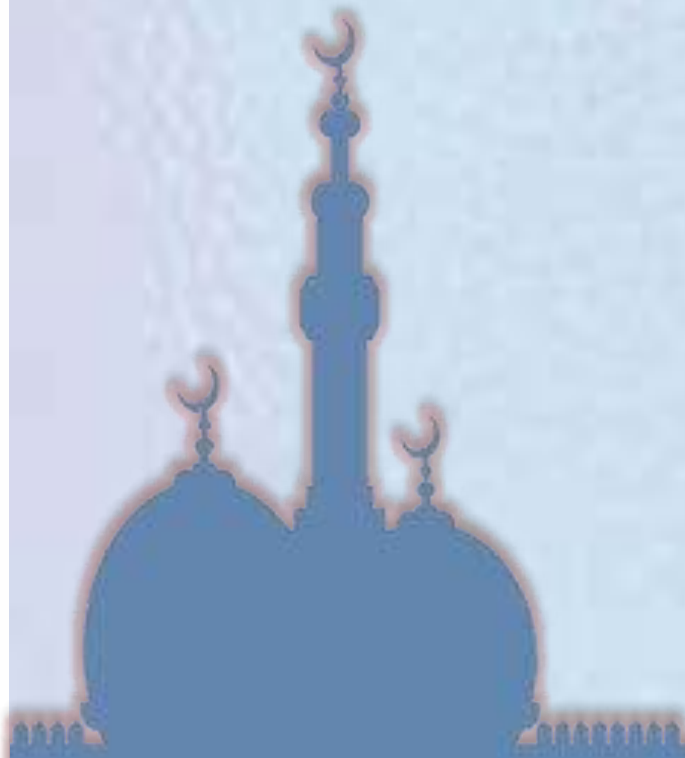
منشیات شرعی وطبّی نقطہ نظر سے

مذاہب عالم میں فوقیت وبرتری کا حامل دین صرف اسلام ہے جس میں شعبہائے حیات کے تمام تر پہلوؤں کو واشگاف کیا گیاہےاور انسان کے لئے مہلک ترین عناصر کی طرف واضح اشارات کردئے گئے ہیں جوایک عام ذہن کے لئے بھی قابل قبول ہے۔

انسانی زندگی کو متاثراور بدترین نتیجہ خیز دہانے تک پہنچانے والے عناصر میں منشیات کا غیر معمولی دخل ہے۔یہ بنی نوع آدم کے لئے سراپاسوہان روح ہے۔اس کے تلخ تجربات ومشاہدات کا دنیا کواچھی طرح سے اندازہ ہوچکا ہے۔اس نے کتنے انسانوں کی خوشگوار شام پرآہ وزاری کی برسات کردی، کتنے آباد گھروں میں ویرانی کا سماں پیدا کردیا، کتنے مہکتے پھولوں کو مرجھاکرگلستاں کی شادابی ودلکشی پراپنی سیاہ نشانیاں چھوڑدی۔مذہب اسلام کا حتمی فیصلہ ہے کہ جن باتوں سے بھی اسلام اور مسلمانوں پہ حرف آتاہواسے ممانعت کے دائرے میں رکھاہے۔چونکہ منشیات سے انسانی جسم وروح کے لئے بگاڑ وفساد کا سبب بنتاہے بلکہ بسااوقات آدمی کی جان بھی چلی جاتی ہے اس بناپرمنشیات کااستعمال شریعت کی روسے حرام ہے۔

منشیات کادائرہ کار:

منشیات یہ نشہ سے مشتق ہے جس کے لئے عربی زبان میں "خمر"کالفظ عام طور سے استعمال کیاجاتاہے۔حضرت عمرفاروق رضی اللہ عنہ نے خمر کی وضاحت بایں الفاظ کی ہے:

والخمرُ ما خامرَ العقلَ .(صحیح البخاري: 5581 وصحیح مسلم:3032)

یعنی خمر کااطلاق ہر نشہ آور چیزپر ہوتاہے۔اس کی تائید مسلم شریف کی ایک اور روایت سے ہوتی ہے۔

كلُّ مُسكِرٍ خَمرٌ. وَكُلُّ خَمرٍ حرامٌ (صحيح مسلم:2003)

کہ ہر نشہ آور چیز خمر کہلاتی ہے اور ہر قسم کا خمر حرام کر دیا گیا ہے۔

یہاں یہ اعتراض پیدا کرنا بے جا ہو گا کہ گر کم مقدار میں نشہ والی اشیاء استعمال کرنے سے نشہ نہ پیدا ہونے پر اتنی مقدار پینا جائز ٹھہرے گا۔اس اعتراض کی گنجائش بایں طور نہیں ہے کہ نشہ کے سلسلے میں اسلام کا دوسرا اصول یہ ہے۔

ما أسكرَ كثيرُهُ ، فقليلُهُ حرامٌ (صحيح الترمذي:1865)

جس کا زیادہ حصہ نشہ آور اور مفتر ہو اس کا کم مقدار میں بھی استعمال کرنا حرام ہے۔

مذکورہ تعریف کو اصول بنانے سے منشیات کے زمرے میں شراب،

تمباکو، بیڑی، سگریٹ، گل، گٹکھا، گانجہ، بھنگ، چرس، کوکین، حقہ، افیم، ہیروئین، وہسکی، سیمپین، بئر، ایل ایس ڈی، حشیش اور مخدارت کی تمام اشیاء شامل ہیں۔

منشیات شریعت کی روسے:

قرآن کریم کا ایک بڑا معجزہ یہ ہے کہ اس کے الفاظ کم ہوتے ہیں مگر اپنے اندر بہت سارے معانی پوشیدہ رکھتے ہیں۔منشیات کے تعلق سے قرآن کریم میں "خمر" کا استعمال حکمت عملی سے کم نہیں جس نے قیامت تک پیدا ہونے والی ساری نشہ آور چیزوں کو حرمت میں شامل کر لیا اور کسی کو اعتراض کرنے کی گنجائش نہ چھوڑی کہ شراب کے لئے حرمت ثابت ہے مگر بیڑی سگریٹ گٹکھا وغیرہ کے لئے حرمت منصوص نہیں۔چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ(المائدة:90)

ترجمہ: اے ایمان والو! بات یہی ہے کہ شراب اور جوا اور تھان اور فال نکالنے کے پانسے کے تیر یہ سب گندی باتیں، شیطانی کام ہیں۔اان سے بالکل الگ رہو تاکہ تم فلاح یاب ہو۔

یہ آیت کریمہ منشیات کی ساری قسموں کو حرام ٹھہرانے کے لئے کافی ہے اور اس آیت سے علماء وفقہاء کی ایک جماعت نے چودہ طریقوں سے منشیات کی حرمت ثابت کیا ہے۔ مثلا

(1) منشیات کے لئے رجس کا لفظ استعمال کیا گیا اور ہر قسم کے "رجس" (گندی) چیز کا استعمال اسلام میں حرام ہے۔

(2)منشیات کو شیطانی عمل قرار دیا گیا اور ہر شیطانی عمل حرام ہے۔

(3)منشیات سے اجتناب کرنے کی تاکید کی گئی ہے اور اجتناب اسی چیز سے کیا جاتا ہے جو شریعت کی نظر میں حرام ہو۔

(4) فلاح کا انحصار ترک منشیات پر ہے گویا منشیات کا استعمال حرام ہے ورنہ فلاح کو ترک منشیات پہ موقوف نہ کیا جاتا۔ وغیرہ نشہ کی حالت اسلام کی نظر میں اتنا مبغوض ہے کہ راس العباد (نماز) سے نشہ باز کو روک دیا گیا چنانچہ قرآن حکیم میں وارد ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنتُمْ سُكَارَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ (النساء :43)

ترجمہ: اے ایمان والو! جب تم نشے میں مست ہو نماز کے قریب بھی نہ جاؤ جب تک کہ اپنی بات کو سمجھنے نہ لگو۔

اسلام کی ایک بڑی خصوصیت یہ بھی ہے کہ ضرر رساں اشیاء کو حرام ٹھہرانے میں غیر واضح الفاظ کا استعمال نہیں کرتا تاکہ مکلفین اعمال اس کے استعمال اور ترک کے متعلق تردد میں رہے گرچہ ان ضرر رساں اشیاء میں کچھ فائدہ کیوں نہ پوشیدہ ہو۔ گویا اسلام نے خالص مفید اور بار آور اشیاء کو حلال ٹھہرایا ہے اسی نکتہ کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے:

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِن نَّفْعِهِمَا (البقرة:219)

ترجمہ: لوگ آپ سے شراب اور جوئے کا مسئلہ پوچھتے ہیں آپ کہہ دیجئے ان دونوں میں بہت بڑا گناہ ہے اور لوگوں کو اس سے دنیاوی فائدہ بھی ہوتا ہے لیکن ان کا گناہ ان کے نفع سے بہت زیادہ ہے۔

حدیث کے شہ پاروں میں بھی منشیات کی حرمت کے بے شمار دلائل ہیں۔ مثلا منشیات کو "مسکر" کہکر اس کی حرمت کا اعلان کیا۔

كُلُّ مُسكِرٍ خمرٌ. وَكُلُّ مُسكِرٍ حَرامٌ (صحیح مسلم: 2003)

ترجمہ: ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر نشہ والی چیز حرام ہے۔

اسی طرح مسلم کی دوسری روایت میں ہے۔

ولا تشرَبوا مُسْكِرًا (صحیح مسلم: 977)

ترجمہ: اور نشہ آور چیز کا استعمال مت کرو۔

آدمی جب بیماری سے دوچار ہوتا ہے تو اپنے آپ کو موت کی دہلیز پر محسوس کرتا ہے یعنی ہر آن اسے موت کا کھٹکا لگا رہتا ہے۔ مریض اور اس کے رشتے دار کی کوشش ہوتی ہے کہ جتنا جلد ممکن ہو شفا مل جائے اور جب اضطراری حالت درپیش ہو اور خنزیر کی حاجت پڑ جائے تو اسلام نے اس کی اجازت دی ہے پر موت وحیات کی کشمکش میں منشیات سے جان بچانے کی قطعی اجازت نہیں۔ ایک صحابی طارق بن سوید الجعفی رضی اللہ عنہ نے شراب کو بطور دوا استعمال کرنے کے لئے رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کی تو آپ نے ان سے فرمایا:

إنه ليس بدواءٍ. ولكنه داءٌ (صحیح مسلم: 1984)

کہ شراب دوا تو نہیں ہے مگر بیماری ضرور ہے یعنی یہ بیماری کا سبب بنتی ہے۔ نشہ باز کے لئے بڑی سخت وعیدیں ہیں۔

۔نشہ باز کی عبادت قبول نہیں ہوتی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ يَقْبَلِ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا، فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ، فَإِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا، فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ، فَإِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ

صَبَاحًا، فَإِنْ تَابَ تَابَ اللهُ عَلَيْهِ، فَإِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ لَمْ يَقْبَلِ اللهُ لَهُ صَلَاةً أَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا، فَإِنْ تَابَ لَمْ يَتُبِ اللهُ عَلَيْهِ وَسَقَاهُ مِنْ نَهْرِ الْخَبَالِ۔ قِيْلَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمَا نَهْرُ الْخَبَالِ؟ قَالَ: نَهْرٌ مِنْ صَدِيْدِ أَهْلِ النَّارِ۔(صحيح سنن الترمذي، رقم: ١٥١٧)

ترجمہ:"جس نے شراب پی تو اللہ تعالیٰ اس کی چالیس دنوں کی نمازیں قبول نہیں کرتا اور اگر توبہ کرلے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے اگر دوبارہ لوٹا (شراب پی) تو اللہ تعالیٰ اس کی چالیس دنوں کی نمازیں قبول نہیں فرماتا اور اگر توبہ کرلی تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے اور اگر (تیسری مرتبہ) پھر لوٹا تو اللہ تعالیٰ پھر اس کی چالیس دنوں کی نمازیں قبول نہیں فرماتا اور اگر توبہ کرلے تو اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرلیتا ہے اور اگر چوتھی مرتبہ لوٹا تو اللہ تعالیٰ اس کی چالیس دنوں کی نمازیں قبول نہیں فرماتا اور اگر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول نہیں فرماتا اور اسے نہر الخبال سے پلائے گا۔ کہا گیا: اے ابو عبدالرحمن! (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی کنیت ہے) نہر خبال کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جہنمیوں کی پیپ کی نہر ہے۔"

ایک دوسری روایت میں ہے "جس نے شراب پی، اللہ تعالیٰ اس سے چالیس راتیں راضی نہیں ہوتا۔ اگر وہ (اسی حالت میں) مر گیا تو کفر کی موت مرا اور اگر توبہ کرلی تو اللہ اس کی توبہ قبول کرلیتا ہے اور اگر دوبارہ یہ حرکت کی (شراب پی) تو اللہ تعالیٰ کا یہ حق ہے کہ اسے طینۃ الخبال سے پلائے۔ سیّدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! طینۃ الخبال کیا چیز ہے؟ فرمایا: جہنمیوں کی پیپ ہے۔"
(مسند احمد ح27475) اس کی سند جید ہے۔

شراب نوشی سی ایمان نکل جاتا ہے۔

لا يزني الزَّاني حينَ يزني وهوَ مؤمِنٌ ولا يسرقُ السَّارقُ حينَ يسرقُ وهوَ مؤمنٌ ولا يشرَبُ الخمرَ حين يشربُها وهوَ مؤمنٌ (صحيح مسلم: 57)

ترجمہ: زانی جب زنا کر رہا ہوتا ہے تو وہ زنا کرتے وقت مومن نہیں ہوتا اور چوری کے وقت چور مومن نہیں رہتا اور شرابی جب شراب نوشی کرتا ہے وہ بھی اس وقت مومن نہیں ہوتا۔

نشہ کی حرمت پہ تمام مکاتب فکر کے علماء کا اتفاق ہے۔ مسلمانوں کے علاوہ تمام مذاہب میں بھی اس کی تباہ کاری کا تذکرہ ملتا ہے۔ سائنسداں سے لیکر سبھی اطباء اس کو جسم کے لئے نقصان دہ بتلاتے ہیں۔ نشہ والی چیزوں کے پیکٹ پہ اس کی ہلاکت خیزی کا انتباہ ضرور ہوتا ہے جو اس بات کا کھلا ثبوت ہے کہ نشہ باتفاق مذاہب عالم ضرررساں ہے اس لئے اس کے حرام ہونے میں کوئی تردد نہیں۔

ایک شبہ کا ازالہ:

مجھے اس بات پہ حیرت ہے کہ تمام اطباء منشیات کی ساری قسموں کو جسم کے لئے نقصان دہ بتلاتے ہیں جبکہ کچھ نشہ خور مولوی گل منجن، سورتی، زردہ اور بیڑی سگریٹ وغیرہ کو جائز بتلا کر اپنے لئے نشہ خوری کی حلت کا راستہ ہموار کرتے ہیں۔ اس حال میں کہ قرآن وحدیث کے نصوص سے اس کی حرمت روز روشن کی طرح عیاں ہے ۔ علمائے اسلام نے نام لے لے کر مزید اس کو واضح کیا۔ اس کے باجود بعض منشیات کی حرمت کا انکار کرنے والے کم علمی کے شکار یا نشہ خوری کو شہ دینے کی خاطر یہ حربہ اپنائے ہوئے ہیں۔ منشیات کو جہاں شیطانی کام قرار دیا گیا وہیں اسے رجس یعنی خبیث چیز بھی کہا گیا اور قرآن کی ایک دوسری آیت سے ہر خبیث چیز کو حرام کر دیا گیا ہے۔

وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ(الاعراف : 157)

ترجمہ: اور پاکیزہ چیزوں کو حلال بتاتے ہیں اور گندی چیزوں کو ان پر حرام فرماتے ہیں۔

اسی طرح یہ فضول خرچی کا بھی باعث ہے اور فضول خرچی پہ کوئی کلام ہی نہیں۔

وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَّحْسُورًا (الاسراء :29)

ترجمہ: اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا نہ رکھ اور نہ اسے بالکل ہی کھول دے کہ پھر ملامت کیا ہوا درماندہ بیٹھ جائے۔

منشیات کی حرمت کے مصالح:

کسی بھی چیز کے استعمال یا ترک کے کچھ مصالح ہوا کرتے ہیں اور منشیات کی حرمت کے لئے جو مصلحتیں ہیں ان میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں۔

(1) نشہ ایک طرح کا اندھا پن ہے، اس حالت میں آدمی قتل کا ارتکاب کر سکتا ہے اس لئے انسانی جان کے تحفظ کی خاطر قتل تک پہنچانے والے ذریعہ کا سد باب کیا گیا۔

مَن قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا (ألمائدہ: 32)

ترجمہ: جو شخص کسی کو بغیر اس کے کہ وہ کسی کا قاتل ہو یا زمین میں فساد مچانے والا ہو، قتل کر ڈالے تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کر دیا اور جو شخص کسی ایک کی جان بچالے اس نے گویا تمام لوگوں کو زندہ کر دیا۔

(2) عزت وآبرو اور مال ودولت کا تحفظ اسلام کی اساسی تعلیمات میں سے ہے اور نشہ کی حالت میں کوئی بعید نہیں کہ اسلام کی اساسی تعلیم پر آنچ آجائے۔ اس بنا پر نشہ کو حرام قرار دیا گیا۔

كُلُّ المسلمِ علَى المسلمِ حرامٌ ، دمُهُ ، ومالُهُ ، وَعِرْضُهُ (صحيح مسلم: 2564)

ترجمہ: ہر مسلمان کا خون، مال اور عزت دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔

(3) نشہ کے عالم میں آدمی خودکشی جیسا سنگین جرم کا ارتکاب بھی کر سکتا ہے جو شریعت کی نظر میں حرام ہے۔

وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ (ألبقرۃ: 195)

ترجمہ: اپنا ہاتھ ہلاکت میں مت ڈالو۔

(4) اس حالت میں نشہ باز کے اندر دوسرے آدمی کے لئے عداوت ودشمنی کی آگ بھڑک سکتی ہے جو آپس میں ایک دوسرے لئے خون خرابے کا باعث ہے۔

إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَن يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَن ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ فَهَلْ أَنتُم مُّنتَهُونَ (المائدۃ: 91)

ترجمہ: شیطان تو یوں چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے سے تمہارے آپس میں عداوت اور بغض واقع کرا دے اور اللہ تعالی کی یاد سے اور نماز سے تم کو باز رکھے سو اب بھی باز آجاؤ۔

منشیات طب کی روشنی میں:

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے،اور اس کے اندر حرف حرف سچائی ہے۔اسلام نے جس چیز کو حرام کہہ دیا وہ انسانیت کے لئے بلاشک نقصان دہ ہو گا اور ایک مسلمان کے لئے اسلام کی حرمت کے بعد کسی دوسرے مذہب یا طبقہ سے حرمت کی تائید کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ہمارے لئے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا حلال کردہ حلال اور حرام کردہ حرام کافی شافی ہے۔ پھر بھی بر سبیل تذکرہ ہم یہ بتادیتے ہیں کہ طب کی روشنی میں بھی منشیات کے بے شمار نقصانات سامنے آئے ہیں جو شمار سے باہر ہیں۔

منشیات سے پیدا ہونے والے امراض:

منشیات کی حقیقت کا اندازہ اس امر سے اچھی طرح لگایا جاسکتا ہے کہ اس سے سیکڑوں امراض پیدا ہوتے ہیں جو انسانیت کے لئے سم قاتل ہے۔ شراب، تمباکو، بیڑی، سگریٹ، گٹکھا، گانجہ، چرس وغیرہ سے پیدا ہونے والی بیماریوں میں حلق کی خرابی، جگر کی خرابی، امراض قلب، اسقاط حمل، قلت عمر، زخم معدہ، خون فاسد، تنفس کی خرابی، ہچکی، کھانسی، پھیپھڑوں کی سوجن، کینسر، سردرد، بے خوابی، دیوانگی، ضعف اعصاب، فالج، مراق، ہارٹ اٹیک، ضعف بصارت، دمہ، ٹی وی، سل، خفقان، ضعف باہ، بواسیر، دائمی قبض، گردے کی خرابی، ذیابطیش وغیرہ اہم بیماریاں ہیں۔ان میں بعض ایسی بیماریاں ہیں جن ک انجام سرعت موت ہے۔اطباء کے قول کی روشنی میں تمباکو میں تین خطرناک قسم کے زہریلے اجزاء کی ملاوٹ ہوتی ہے۔ان اجزاء میں ایک روغنی اجزاء سے بنا ہوا نیکوٹین ہے۔اگر اس روغن کو نکال کر اس کا صرف ایک قطرہ کتے، بلی یا کسی بھی جانور کو کھلایا جائے تو فوراوہ موت کے منہ میں چلا جائے گا۔

مذکورہ بیانات کی روشنی میں بالبداہت منشیات کی حرمت کا اندازہ ہو جاتا ہے لہذا اس حقیقت کا انکار کرنا ویسے ہی ہے جیسے سورج چاند ستارے کا انکار کرنا۔